

# انسان کی موت

X☆☆X  
أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

ہر کلمہ پڑھنے والا یہ جانتا ہے کہ موت برحق ہے۔ لیکن موت کا پختہ یقین صرف متقین کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ اعمال کی اصلاح کے لئے موت کی تیاری کی فکر ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جو انسان دنیا میں گن ہو اور موت سے غافل ہو، اُس پر نیکیاں بھاری اور گناہ آسان ہوتے ہیں۔

**اللہ ﷻ نے فرمایا:** ﴿وَأَسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ﴾ (45) **الَّذِينَ**

**يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** (46) ﴿[البقرہ: 216] ”صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور یقیناً یہ (نماز) بہت

بھاری ہے مگر متقین پر (نہیں) جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور اُس کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں“

یعنی پانچ وقت نماز قائم کرنا اللہ سے ملاقات اور موت پر یقین رکھنے والوں کے لئے آسان ہے اور باقی سب پر بھاری۔ لہذا موت کی تیاری کی فکر نہ ہونا اعمال کی خرابی کی جڑ ہے۔ اس لئے موت کو یاد رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ لیکن دنیا کی رنگینیاں اور شیطان انسان کو اس تلخ حقیقت سے غافل رکھتے ہیں۔

**محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”لذتوں کو مٹا دینے والی چیز (یعنی موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو“ [رواہ ترمذی]

موت یقیناً اس قابل ہے کہ اسے یاد کیا جائے اور اللہ سے موت کی سختیوں سے پناہ مانگی جائے۔ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ”موت کی

**تکلیف نہایت شدید ہے“** [رواہ احمد] نبیؐ نے جس مرض میں وفات پائی اس میں آپؐ کی بے چینی اور تکلیف کا یہ حال تھا کہ اپنے پاس

رکھے ہوئے پانی کے پیالے میں بار بار اپنا ہاتھ ڈالتے اور چہرہ مبارک پر پھیرتے، چادر کبھی چہرہ مبارک پر ڈالتے اور کبھی ہٹا لیتے۔ آپؐ پر

جب موت کی بے ہوشی طاری ہونے لگی تو اپنے چہرہ مبارک سے پسینہ پونچھتے اور فرماتے: **سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ لِلْمَوْتِ لَسُكْرَاتٍ**

**”سبحان اللہ! یقیناً موت کے لئے بڑی سختیاں ہیں“** [رواہ بخاری] اُم المؤمنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ”نبیؐ کی موت کی تکلیف

دیکھنے کے بعد اب میں کسی کے لئے موت کی سختی کو برا نہیں سمجھتی“ [رواہ بخاری] صحابہ کرامؓ ہر پرل اپنی موت کو یاد فرماتے۔ ”عمر فاروقؓ قبر

اور آخرت کو یاد کر کے اس قدر روتے کہ چہرہ پر دو لکیروں کے نشان پڑ گئے تھے“ [رواہ بیہقی] ابو ذرؓ نے موت اور برزخ کے بارے میں

رسولؐ کا خطبہ سنا تو خواہش کرنے لگے ”کاش میں ایک درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا“ [رواہ ابن ماجہ] ابو ہریرہؓ کی موت کا وقت آیا تو وہ

رونے لگے۔ لوگوں نے پوچھا اے ابو ہریرہؓ کیا دنیا چھوڑنے کے غم سے رو رہے ہو؟ وہ بولے: ”نہیں! بلکہ لمبے سفر اور تھوڑے زائرہ کی وجہ

سے رو رہا ہوں۔ میں نے ایسے ٹیلے پر شام کی جس سے آگے جنت ہے یا جہنم اور مجھے یہ معلوم نہیں کہ میری منزل کون سی ہے“ [کتاب الزہد]

اس کے برعکس اس دور کے مسلمانوں کی اکثریت دنیا کی محبت میں اس قدر غرق ہے کہ موت کی فکر اور تیاری کا وقت ہی نہیں۔ شرک، زنا،

بے پردگی، بے حیائی، شراب نوشی اور ناچ گانا عام ہے۔ مساجد و میران پڑی ہیں اور لوگ دنیا میں مست ہیں۔ یہ ہے ہماری موت کی تیاری

**اللہ ﷻ نے فرمایا:** ﴿إِقْتَرَبَ لِنَاسٍ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ﴾ (1)

”لوگوں کے اعمال کے حساب کا وقت نزدیک آ پہنچا اور وہ غفلت میں پڑے اس سے منہ پھیر رہے ہیں“ [الانعام: 21]

کیونکہ اکثر مسلمانوں کے پاس قرآن پڑھنے اور سمجھنے کی فرصت نہیں اور شاید کئی گھروں میں قرآن نے الماریوں سے کسی کی موت سے پہلے

نہیں نکلا، اس مختصر Article میں موت سے متعلق چند آیات درج کی گئی ہیں تاکہ جو دل پتھر سے زیادہ سخت ہو چکے ہیں شاید اللہ ﷻ کے

خطاب سے نرم ہو کر موت کی تیاری پر مائل ہو جائیں۔ اللہ کے پیغام کو سمجھئے، اس سے پہلے کہ موت ہمیں مٹی میں ملا کر بے کار کر دے۔

## انسان کے لئے موت کا پیغام

- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (98) ﴾ ” ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے“ [ال عمران: 3]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشِيدَةٍ (78) ﴾ ” تم جہاں کہیں بھی ہو گے، موت تمہیں آپکڑے گی، اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں ہو“ [النساء: 4]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفِرُّونَ (61) ﴾ ” جب تم میں سے کسی کو موت آ پہنچتی ہے، اُس کی روح ہمارے فرشتے قبض کر لیتے ہیں اور وہ ذرا کوتاہی نہیں کرتے“ [الانعام: 6]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ أَخْرَجُوا أَنفُسَكُمْ (93) ﴾ ” اور کاش آپ (ﷺ) اس وقت کی کیفیت دیکھیں جب گناہ گار موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے ان کو مارنے کے لئے اپنے ہاتھ بڑھا رہے ہوں گے، نکالو اپنی جانیں“ [الانعام: 6]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ (99) لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا (100) ﴾ [المومنون: 23] ” جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے تاکہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا“
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ (30) ﴾ [الزمر: 39]
- ” بے شک آپ (پسین محمد رسول اللہ ﷺ) نے بھی فوت ہونا ہے اور وہ سب بھی فوت ہو جانے والے ہیں“
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ (27) ﴾ ” پھر کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کی روح قبض کرتے ہوئے ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے جاتے ہوں گے“ [محمد: 47]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (42) ﴾ ” اللہ ہی روحوں کو ان کی موت کے وقت اور جن کی موت نہیں آئی انہیں اُن کی نیند میں قبض کر لیتا ہے۔ پھر جن پر موت کا حکم لگ چکا ہے، انہیں تو روک لیتا ہے اور دوسری روحوں کو ایک مقرر وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں“ [الزمر: 39]
- ﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ (26) وَقِيلَ لَهَا مَن رَّاقٍ (27) وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ (28) وَالتَّقَىٰ السَّاقِ بِالسَّاقِ (29) إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقِ (30) ﴾ [القيصم: 75]
- ” ہرگز نہیں۔ جب روح ہنسی تک پہنچے گی اور کہا جائے گا (رہنے دار کہیں ہے) کہ کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا ہے؟ اور (نوت ہونے والے کو) یقین ہو جائے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی (رہنے کہیں ہے) آج تجھے تیرے رب کی طرف چلنا ہے۔“

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ وَجَاءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذَلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيدُ ﴾ (19) ﴿

” اور موت کی سختی حق کے ساتھ آئیں گی۔ یہی ہے جس سے تو بھاگتا پھرتا تھا “ [ق : 50]

[☆ : یعنی عالم نزع میں میت پر جب موت کی بے ہوشی اور جان کنی کی سختیاں غالب آجاتی ہیں تو اُس وقت وہ سب باتیں حق ثابت ہو جاتی ہیں جن کی خبر اللہ نے اپنے رسولوں کے ذریعے پہنچائی تھی۔ جیسے اعمال دنیا میں کیے ویسے ہی فرشتے (عذاب یا رحمت کے) اس کی روح قبض کرنے آئیں اور میت پر اس وقت جنتی یا دوزخی ہونے کی اور دین اور رسول ﷺ کی سچی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔]

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ﴾ (11) ﴿

” کہہ دیجئے کہ تمہیں موت کا فرشتہ قبض کرے گا جو تم پر مقرر کیا گیا ہے، پھر تم سب اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے “ [البقرہ: 32]

﴿ اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَىٰ أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ وَأَكُنُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴾ (10) ﴿

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللَّهُ نَفْسًا إِذَا جَاءَ أَجَلُهَا ﴾ (11) ﴿ [المغنون: 63] ” اور جو کچھ ہم نے تمہیں دے رکھا ہے

اُس میں سے خرچ کرو اُس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آئیے، تب کہے کہ اے میرے رب! تو مجھے تھوڑی دیر مہلت کیوں نہیں دیتا

کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں سے ہو جاؤں۔ اور جب کسی کی عمر کا وقت پورا ہو جائے، اللہ اُسے ہرگز مہلت نہیں دیتا “

میں اور آپ ان آیات کو اچھی طرح پڑھ لیں۔ کیا کہیں لکھا ہے کہ کسی نے توبہ کرنی ہو، کسی کا پیار لبا پ ہو، کسی کی چھاؤں ماں ہو، کسی کا جوان

بیٹا یا بیٹی ہو، کسی کا شوہر ہو، کسی کی بیوی ہو تو موت کا فرشتہ مہلت دے دے گا؟ جان لیجئے اللہ بے نیاز ہے۔ کسی کی محبت اللہ کو فیصلے بدلنے پر

مجبور نہیں کر سکتی، بے شک محمد رسول اللہ ﷺ کا بیٹا ابراہیم اُن کی گود میں آخری سانس ہی کیوں نہ لے رہا ہو۔ کیا نہیں ہو سکتا کہ ہماری

آج کی رات یا کل کا دن قبر میں گزرے؟ یا درکھے ”رحیم اللہ کا قرآن آج ہمیں مہلت دے رہا ہے مملکت الموت کبھی مہلت نہیں دے گا“

## موت کا دن

وہ دن دو نہیں جب ہماری روح قبض کر لی جائے گی۔ ہم اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتے ہیں لیکن دنیا کو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ نہ آسمان ٹولے

کا اور نہ زمین پھٹے گی۔ روح نکلتے ہی ہماری تمام چیزیں پرانی اور جسم گوشت کا ڈھیر ہو جائے گا۔ رشتہ داروں کو اطلاع ہو جائے گی۔ محلے کی

مسجد میں اعلان ہو جائے گا کہ فلاں کے بیٹے یا فلاں کی بیٹی کا جنازہ اتنے بجے ہے۔ وہ سب جمع ہو جائیں گے جن کی محبت یا خوف سے ہم

اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کیا کرتے تھے۔ جب کوئی کہتا تھا محمد رسول اللہ ﷺ کا حکم مان لو، ہم کہتے تھے خاندان والے، دوست یا فتر

والے باتیں بنائیں گے۔ جب ہماری میت کے گرد یہی لوگ اکٹھے ہو جائیں گے، ان کی محبت کیا ہوگی؟ کہیں گے اسے جلدی سے مٹی میں

دفن کرو، یہ جانے اور اس کا رب جانے، ہمیں اور بھی بہت کام ہیں۔ قبر میں نہ تو کسی کی محبت کام آئے گی اور نہ ہی دنیا کا کوئی رشتہ۔ ہم مٹی

اور اینٹوں کی 4 فٹ چوڑی اور 6 فٹ لمبی اندھیری قبر میں فرشتوں کا تنہا سامنا کرنے کے لئے منوں مٹی تلے قیامت تک دفن کر دیے

جائیں گے۔ ہمارے پیاروں کو نئے سہارے مل جائیں گے اور دنیا سے ہمارا وجود ایسے مٹ جائے گا جیسے ہم یہاں کبھی بسے ہی نہ تھے۔

﴿اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ﴾ **اللہ ﷻ نے فرمایا:** ﴿الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا﴾ (2) ﴿[الملك: 67]

”وہ ذات (یعنی اللہ ﷻ) جس نے موت اور زندگی کو بنایا، تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے کام کرتا ہے“  
 ﴿☆﴾ اللہ نے گندے پانی سے رحم مادر میں انسان کا جسم تخلیق فرمایا۔ اُس کے بعد اس میں روح پھونک کر ایک مقرر وقت کے لئے زندگی عطا فرمائی۔ جیسے ہی دنیا کا وقت پورا ہوا، اللہ نے روح قبض کر کے دوبارہ مردہ کر دیا۔ اس موت و حیات کا مقصد یہ ہے کہ آدم کی اولاد کو آزمایا جائے، کہ ان سب میں سے کون اللہ کی اپنے رسولوں کو بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کرتا ہے اور کون اپنی نفسانی خواہشات پر چلتا ہے۔ موت اس بات کی دلیل ہے کہ زندگی ہمیشہ نہیں رہے گی اور نیک اعمال کا وقت محدود ہے۔ زندگی امتحان کا وقت ہے اور موت انجام کا ﴿[

﴿اللَّهُ عَالِمُ الْغُيُوبِ﴾ **اللہ ﷻ نے فرمایا:** ﴿فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِينِينَ ﴿٥٦﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٥٧﴾﴾ [المواقفہ: 56]

”بس اگر تم کسی کے زیر فرمان نہیں اس روح کو واپس لوٹا دو، اگر تم سچے ہو“

﴿☆﴾ موت کے وقت میت اور اُس سے محبت کرنے والوں کی بے بسی ناقابل بیان ہوتی ہے۔ کافر، مشرک یا اللہ کو بھولے ہوئے انسان کی نظریں اپنے پیارے کی موت کے وقت آسمان کی طرف اٹھتی ہیں۔ اللہ فرماتے ہیں کہ تم اس بے خوبی سے میرے کے احکام کو پس پشت ڈال دیتے ہو جیسے تم پر کسی کا حکم ہی نہیں چلتا۔ اگر تم اس گمان میں سچے ہو تو اپنے پیارے کی روح کو دوبارہ اس کے جسم میں لوٹا کر دکھاؤ؟ موت اللہ کے وجود کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ موت ہر زندہ انسان کو یہ پیغام دیتی ہے کہ کوئی ایسی ذات ضرور ہے جس کا حکم مل نہیں سکتا ﴿[

### عالم ارواح سے عالم آخرت کا سفر

قرآن مجید اور نبی رحمت ﷺ کی احادیث کی روشنی میں انسان کے سفر کو ابتدا سے لے کر انتہا تک پانچ ادوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:-

عالم ارواح حضرت آدم کی تخلیق کے بعد اللہ نے ان کی پشت سے قیامت تک آنے والی تمام نسل کی ارواح پیدا فرمائی،

انہیں عقل اور قوت گویائی عطا فرما کر اپنی ربوبیت عامہ کا اقرار ان الفاظ میں لیا: ﴿أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ ”کیا میں تمہارا رب نہیں؟“

تمام ارواح نے، میں نے اور آپ نے جواب دیا: ﴿قَالُوا بَلَىٰ سَهِدْنَا﴾ ”بولے کیوں نہیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں“ ﴿[الاعراف: 7]

اسی عالم ارواح سے انسانی زندگی کا سفر شروع ہوا۔ پیدائش کے بعد انسان کی روح جسم میں اور موت کے بعد برزخ میں منتقل ہوتی ہے۔

ماں کے رحم میں روح کے ساتھ انسان کے جسم کی تخلیق بھی ہوتی ہے۔ اس عالم میں انسان کم و بیش 9

ماہ کی مدت گزارتا ہے قرآن میں کئی مقام پر انسان کی اس حالت کا ذکر ہے: ﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ

﴿١٢﴾ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ﴿١٣﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظْمًا فَكَسَوْنَا الْعِظْمَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَرَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ

الْخَالِقِينَ ﴿١٤﴾﴾ ”یقیناً ہم نے انسان کو بچتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ (رحم مادر) میں قرار دیا۔ پھر نطفہ کو ہم نے جما

ہوا خون بنا دیا۔ پھر اس خون کے توہڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا۔ پھر گوشت کے ٹکڑے میں ہڈیاں پیدا کر دیں، پھر ہم نے ہڈیوں کو گوشت

پہنا دیا۔ پھر اسے ایک نئی صورت میں اٹھا کھڑا کیا۔ پس وہ اللہ بہت بابرکت ہے جو سب سے اچھی تخلیق کرنے والا ہے“ ﴿[المومنون: 23]

انسان کے سفر کا یہ تیسرا مرحلہ ہے جس میں وہ کرۂ ارض پر اپنی سانسیں پوری کرتا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میری امت کے لوگوں کی عمریں ساٹھ (60) اور ستر (70) سال کے درمیان ہیں“ [رواہ ترمذی] اس مختصر دور میں انسان عموماً تین حالتوں سے گزرتا ہے، مگر بعض کو پہلے یا دوسرے مرحلے پر ہی موت آ جاتی ہے۔ رب العالمین نے قرآن میں اس سفر کا بہترین نقشہ کھینچا ہے۔

**اللہ ﷻ نے فرمایا:** ﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنْكُمْ مَن يُتَوَفَّى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلًا مُّسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ [احقاف: 40] ”اللہ وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا، پھر نطفے سے، پھر لوتھڑے سے، پھر تمہیں بچے کی صورت میں (ماں کے دم سے) نکالا، تا کہ تم اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچ جاؤ، پھر بوڑھے ہو جاؤ اور تم میں سے کوئی اس (بڑھاپے) سے پہلے ہی فوت کر لیا جاتا ہے، تا کہ تم ایک مقرر وقت تک پہنچ جاؤ اور تا کہ تم (دین و دنیا کی) سمجھ بوجھ حاصل کرو“

(۱)۔ بچپن: ایک وقت تو یہ ہوتا ہے کہ ننھے سے بچے کی پیدائش پر گھر میں خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ والدین اور دیگر رشتہ دار پھول سے بچے کی آمد پر بے تحاشا خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ بچہ اپنے پیروں پر چلنا شروع ہو جاتا ہے اور والدین اور رشتہ دار اس کی ہر بات اور شرارت کو دیکھ کر انتہائی خوشی محسوس کرتے ہیں۔ بعض اوقات موت اس ننھے پھول کو ماں کی محبت بھری آغوش سے چھین کر اسے قبر کی آغوش کے سپرد کر دیتی ہے۔ عام طور پر اللہ سے زندگی عطا فرما دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ بعد فکر یہ ہوتی ہے کہ اسے کسی اچھے سے اسکول میں داخل کرادیا جائے اور اس کی بہترین تعلیم، لباس اور خوراک کا بندوبست کیا جائے۔ والدین اس کی پرورش میں اپنی زندگی کھپا دیتے ہیں۔

(۲)۔ شباب: یہ دن اور یہ سال گزرتے ہوئے دیر نہیں لگتی کہ معصوم بچہ ایک دن جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ دیتا ہے۔ جوان ہونے کے بعد اپنے روزگار، ازدواجی زندگی، اولاد کی پرورش اور دنیا کی رسومات میں لگن ہو جاتا ہے۔ اس کا خیال ہوتا ہے کہ آخرت کی تیاری کے لئے ساری زندگی پڑی ہے اور ابھی دنیا کی فکر کا وقت ہے۔ جوانی حسین سنے لے کر آتی ہے۔ زندگی انتہائی پرکشش نظر آتی ہے۔ لیکن بعض اوقات موت اس کو قبر کی مٹی میں ملا دیتی ہے۔ یہ جوان چاہے والدین کا واحد سہارا ہو، کسی کا سہاگ ہو، معصوم بچوں کا باپ ہو یا ماں، کسی کی بیوی ہو یا شوہر، موت کا فرشتہ کسی کی محبت اور قیمتی دیکھ کر اللہ کی نافرمانی نہیں کرتا اور دنیا کی محبتوں اور رشتوں کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ دنیا والے روتے پیٹتے رہ جائیں مگر دنیا کی کوئی طاقت اس جوان کو اس کے حسین سپنوں اور حسرتوں کے ساتھ قبر میں جانے سے نہیں بچا سکتی۔ لیکن عموماً اللہ تعالیٰ اس جوان کو مزید زندگی عطا فرما دیتے ہیں۔ یہ خیال کرتا ہے کہ جوانی عیش میں اور بڑھاپا عبادت میں گزر جائے گا۔

(۳)۔ بڑھاپا: یہ جوانی کل اور پرسوں ہونے والے کاموں میں ایسا لگن ہو کر گزارتا ہے کہ اسے خبر ہی نہیں ہوتی کہ بڑھاپا کب اس کی جوانی پر چکے سے غالب آ جاتا ہے۔ بڑھاپا اس کے حسن کو ملیا میٹ اور جسمانی طاقت کو ختم کر دیتا ہے۔ اب اسے بے بس، لاجرا اور کئی عمر مل جاتی ہے اور جوانی صرف یادوں اور گزری ہوئی باتوں میں قید ہو جاتی ہے۔ کسی بزرگ سے پوچھا جائے کہ آپ کے بچپن سے بڑھاپے تک کا سفر کتنا طویل تھا؟ بزرگ اگر ہوش و ہواس نہ کھو بیٹھا ہو تو کہے گا کہ میرا بچپن اور جوانی ایک خواب سے زیادہ کچھ نہیں۔ مجھے نہیں یاد کہ میرا بچپن کس وقت جوانی میں اور جوانی کس وقت بڑھاپے میں تبدیل ہو گئی۔ میرا بچپن اور میری جوانی اب صرف باتوں اور یادوں کا مجموعہ ہے۔ آخر اس بڑھاپے نے بھی وفا نہ کی اور آخر کار وہ دن آ پہنچا کہ جب موت کی بے ہوشیوں اور نغمیوں نے اسے گھیر لیا۔ وہ پھول سا بچہ جو اس دنیا میں اپنی مرضی کے بغیر آیا تھا، اپنی تقدیر میں لکھی ہوئی عمر مکمل کر کے، اپنی مرضی کے بغیر ہی دنیا سے قبض کر لیا گیا۔

”اور اُن (نوت ہونے والوں) کے پس پشت ایک پردہ ہے، اُس دن تک جب وہ اٹھائے جائیں گے“ دو چیزوں کے درمیان حجاب یا آڑ کو ”برزخ“ کہا جاتا ہے۔ برزخ دنیا کی زندگی ختم ہونے کے بعد سے لے کر قیامت تک کا وقفہ ہے۔ روح قبض ہونے کے بعد برزخ کی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ قبر ہو یا کوئی اور مدفن، موت کے بعد انسان برزخ میں ہی ہوتا ہے۔ برزخ میں ہر انسان سے اُس کے رب، نبی اور دین کا سوال کیا جاتا ہے اور یہ عذاب یا اللہ کی رحمت کی جگہ ہے۔ براءؓ فرماتے ہیں ہم نبیؐ کے ساتھ جنازے میں تھے۔ قبر کے کنارے بیٹھ کر آپؐ رونے لگے حتیٰ کہ مٹی آپ کے آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ پھر محمد رسول ﷺ نے فرمایا: ”اے میرے بھائیو! اس (قبر) کے لئے تیاری کر لو“ [رواہ ابن ماجہ] اُنسؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول ﷺ نے فرمایا: ”اگر (یہ ضد شدہ ہوتا کہ تم دفن کرنا چھوڑ دیتے، میں اللہ سے ضرور دعا کرتا کہ وہ تمہیں عذابِ قبر (کی آوازیں) سُنا دے“ [رواہ مسلم] عثمانؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول ﷺ نے فرمایا: ”میں نے قبر سے زیادہ سختی اور گھبراہٹ والی کوئی جگہ نہیں دیکھی“ [رواہ الترمذی] کیا ہمیں اپنی قبر کی کوئی فکر ہے؟ آخرت میں قیامت کے دن ہر انسان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا، اعمال کا وزن ہوگا اور اعمال نامے تقسیم کیے جائیں گے۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں، اُسے دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا اور گناہ گاروں کو بائیں ہاتھ میں۔ اللہ ﷻ نے فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ﴾ (6) ﴿فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ﴾ (7) ﴿وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ﴾ (8) ﴿فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ﴾ (9)

”سو جس کے وزن بھاری ہوں گے تو وہ من پسند عیش میں ہوگا اور جس کے وزن ہلکے ہوں گے اُس کا ٹھکانا (جنم کا گڑھا) ہاویہ ہے“ [التارخ]

اللہ ﷻ نے فرمایا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ﴾ (7) ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ (8) ﴿وَيَنْقَلِبُ إِلَىٰ أَهْلِهِ مَسْرُورًا﴾ (9) ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ﴾ (10) ﴿فَسَوْفَ يَدْعُوا ثُبُورًا﴾ (11) ﴿وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا﴾ (12)

”سو جس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو اُس کا حساب آسان ہوگا اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوش ہو کر لوٹے گا اور جس کا نامہ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ موت کو پکارے گا اور وہ جہنم میں جھونک دیا جائے گا“ [الاشفاق: 84]

آخرت کی کرنسی نیک اعمال ہوگی۔ آخرت میں موت نہیں ہوگی۔ کافر اور مشرک ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوں گے۔ جو اپنے عقیدے کو شرک سے پاک کر کے، آخرت کو دنیا پر ترجیح دے کر، آخرت کے لئے نیک اعمال جمع کر کے اللہ کے پاس جائے گا، اللہ اُسے جنت کی بادشاہت عطا فرمائیں گے اور وہ اُس میں ہمیشہ رہے گا۔ (اللہ فوت شدہ اہل توحید کو جنت عطا فرمائے اور میں موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے)

﴿أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ﴾ (115) [المؤمنون: 23]

”تو کیا تم خیال کرتے ہو کہ ہم نے تمہیں بے کار تخلیق کیا ہے اور یہ کہ تم ہماری طرف لوٹ کر نہیں آؤ گے؟“

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾ (26) ﴿وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (27)

”جو کچھ اس زمین پر ہے سب کوفنا ہونا ہے اور صرف تمہارے رب کی جلال و عظمت والی ذات ہمیشہ باقی رہنے والی ہے“ [الحج: 55]

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلْغُ الْمُبِينُ